الجواب حامدًا ومصلیا

۱..........اس سلسلہ میں عمرو کا موقف درست ہے، جیسا کہ امداد الاحکام جلد دوم میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ تاہم مروجہ شکل میں تبلیغ حالاتِ زمانہ کے لحاظ سے بہت مفید اور نتائج کے لحاظ سے بہت ہی مناسب ہے، تاہم اس کو اس شکل اور اس ترتیب کے ساتھ ضروری قرار دینا یا سنت و مستحب قرار دینا درست نہیں، جیسا کہ مروجہ شکل میں علم دین کا حصول ہے۔

۲..........خالص کالے رنگ کے علاوہ دوسرے کسی بھی رنگ کا خضاب استعمال کرنا جائز ہے، اور خالص کالے رنگ کے خضاب میں یہ تفصیل ہے کہ اگر:

الف: مجاہد لگائے، تو جائز ہے

ب: کسی دھوکہ دینے کے لئے لگائے، تو حرام اور ناجائز ہے۔

ج: زینت کے لئے تاکہ بیوی خوش ہو جائے، یہ مفتی بہ قول کے مطابق مکروہ ہے۔

تاہم اگر طبعی عمر سے پہلے کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے کسی کے بال سفید ہو جائیں، تو اس کے لئے کالے خضاب کی بھی گنجائش ہے۔

۳..........اس مسئلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ دونوں طریقے درست ہیں، ان میں کسی کو بدعت کہنا درست نہیں، کیونکہ دوسرے طریقہ کو بھی علماء کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے، تاہم یہ سنت نہیں، بہتر اور سنت پہلا والا طریقہ ہے، جیسا کہ فتح القدیر میں اس کو مسنون کہا ہے۔

والمسنون فی کیفیة المسح ان یضع کفیه واصابعه علی مقدم
رأسه آخذا الی قفاه علی وجه یستوعب ثم یمسح اذنیه علی مایذکره
الخ (۱۲/۱) والله تعالی اعلم

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف سکھروی
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۱۹-۱-۱۴۲۸ھ

عصمت اللہ عصمہ اللہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۱۸/۱/۲۸ھ

دار الافتاء
۹۶۰/۵۵
۱۹/۱/۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلياً

(۱)۔۔۔اشہر حج میں عمرہ کرنے سے حج فرض ہونے کا کوئی لازمی تعلق نہیں ہے، بلکہ اس کا مدار اس بات پر ہے کہ اگر کوئی شخص اشہر حج یعنی شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں مکہ مکرمہ یا میقات پر موجود ہو اور اس کے پاس ایام حج تک قیام و طعام کا خرچہ بھی موجود ہو اور کم از کم عرفات تک پیدل حج کرنے کی استطاعت بھی رکھتا ہو اور اس نے پہلے حج فرض بھی نہ کیا ہو تو ایسے شخص پر حج فرض ہو جاتا ہے اور اگر حکومت اس کو وہاں ٹھہرنے کی اجازت نہ دے تو فرضیتِ حج میں اختلاف ہے، راجح یہ ہے کہ اس پر حج فرض ہو جاتا ہے اور اگر ایسی صورت میں حج نہیں کیا اور پھر آخری زندگی تک حج کرنے کا موقع نہ ملا تو حج بدل کرانا یا مرنے کے وقت حج بدل کرانے کی وصیت کرنا واجب ہے، اگر حج بدل کرانے کے بعد خود حج کرنے کی استطاعت ہو جائے تو دوبارہ خود حج کرے، لیکن اگر پہلے حج فرض کر چکا ہو تو دوبارہ حج فرض نہیں ہو گا۔(ماخذہ التبویب ۳۴۰:۳۷)

لمافی الدرالمختار(۲:۴۵۹)

’’(صحيح) البدن (بصير) غير محبوس وخائف من سلطان يمنع منه‘‘

وفی الشامية

’’قوله (صحيح البدن) أي سالم عن الآفات المانعة عن القيام بما لا بد منه في السفر فلا يجب على مقعد ومفلوج وشيخ كبير لا يثبت على الراحلة بنفسه وأعمى وإن وجد قائدا ومحبوس وخائف من سلطان لا بأنفسهم ولا بالنيابة في ظاهر المذهب عن الإمام وهو رواية عنهما وظاهر الرواية عنهما وجوب الإحجاج عليهم ويجزيهم إن دام العجز وإن زال أعادوا بأنفسهم

والحاصل أنه من شرائط الوجوب عنده ومن شرائط وجوب الأداء عندهما وثمرة الخلاف تظهر في وجوب الإحجاج والإيصاء كما ذكرنا وهو مقيد بما إذا لم يقدر على الحج وهو صحيح فإن قدر ثم عجز قبل الخروج إلى الحج تقرر دينا في ذمته فيلزمه الإحجاج فلو خرج ومات في الطريق لم يجب الإيصاء لأنه لم يؤخر بعد الإيجاب ولو تكلفوا الحج بأنفسهم سقط عنهم وظاهر التحفة اختيار قولهما وكذا الإسبيجابي وقواه في الفتح ومشى على أن الصحة من شرائط وجوب الأداء اه من البحر و النهر وحكي في اللباب اختلاف التصحيح وفي شرحه أنه مشى على الأول في النهاية وقال في البحر العميق إنه المذهب الصحيح وإن الثاني صححه قاضيخان في شرح الجامع واختاره كثير من المشايخ ومنهم ابن الهمام‘‘